سوال

(187)اہل کتاب سے نکاح کرنا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

مغربی جرمنی سے جناب فرید مانجرا لکھتے ہیں : "کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے میں کہ ایک مسلمان موجودہ زمانے میں اہل کتاب (عیسائی کیتھولک فرقہ کی) لڑکی سے شادی کرسکتا ہے؟ شریعت اسلامیہ اس کی اجازت دیتی ہے؟ براہ کرم اس کا جواب مفصل عنایت فرمائیں اور شرائط بھی واضح فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک مسلمان مرد عیسائی یا یہودی عورت سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں 'اس موضوع پر اس سے پہلے متعدد بار '' صراط مستقیم '' میں لکھا جاچکا ہے۔ چونکہ یورپ میں آنے والے مسلمانوں کے لئے یہ ایک اہم معاشرتی مسئلہ بن چکا ہے اور آئے دن انہیں ایسے حالات سے واسطہ پڑتا رہتا ہے جس میں اس طرح کے سوالات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اسلئے ایک بار پھر ہم قدرے تفصیل کے ساتھ اس مسئلے پر روشنی ڈالتے ہیں۔

اس مسئلے پر مسلمانوں کی جو آراء مشہور ہیں وہ تین قسم کی ہیں :

اول : اہل کتاب (یہودی 'عیسائی) کی عورتوں سے نکاح مطلقاً حرام ہے 'کیونکہ آج کل کے عیسائی اور یہودی اہل کتاب نہیں بلکہ مشرک ہیں اور مشرک سے نکاح کی حرمت قرآنی نصوص سے ثابت ہے۔

دوم : عیسائی اور یہودی عورتوں سے نکاح مطلقاً جائز ہے اور اس کے لئے کوئی شرط نہیں۔ قرآن کریم نے اس کی بلا شرط اجازت دی ہے۔

سوم : قرآن نے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کی اجازت دی ہے اس لئے اس کے جواز کا انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن اس کے لئے چند شرائط کا پورا کرنا نہایت ضروری ہے۔ جہاں تک پہلی رائے کا تعلق ہے تو وہ اس لئے درست نہیں کہ قرآن نے بہر حال اہل کتاب سے نکاح کی اجازت دی ہے اور وہ اس لئے ہے کہ اللہ اور رسولوں اور الہامی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان صفات کی وجہ سے وہ دوسرے مشرکوں سے الگ ہیں اور جن عقائد کی بنا پر انہیں مشرک ٹھہرایا گیا یہ عقیدے وہ اس وقت بھی رکھتے تھے جب قرآن میں اہل کتاب سے نکاح کے جواز کے بارے میں آیات نازل ہوئیں۔

دوسری رائے بھی اس لئے درست نہیں کہ اہل کتاب کی عورتوں سے مطلقاً نکاح کی اجازت اس لئے نہیں دی جاسکتی کیونکہ اگر اس میں مسلمانوں اور اسلام کا نقصان ہے یا خود مرد کے

عیسائی ہونے کا خطرہ ہے تو پھر اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ حضرت عمرؓ نے اسی لئے بعض صحابہؓ کو سختی سے منع کردیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ :

''میں اسے حرام نہیں سمجھتا لیکن اس کے باوجود اس کی اجازت اس لئے نہیں دے سکتا کہ اگر یہ دروازہ کھل گیا تو مسلمان عورتوں کے حقوق پامال ہونے کا خطرہ ہے۔''

اس لئے ان تینوں آراء میں تیسری رائے صحیح 'معتدل اور متوازن ہے یعنی نکاح جائز ہے لیکن بعض شرائط کے ساتھ۔

جواز کے بارے میں جو آیت قرآنی بطور دلیل پیش کی جاتی ہے اس کے اندر بھی بعض شرائط کا ذکر ہے۔ یہ سورہ مائدہ کی آیت ہے

وَالمُحصَنـٰتُ مِنَ المُؤمِنـٰتِ وَالمُحصَنـٰتُ مِنَ الَّذينَ أوتُوا الكِتـٰبَ مِن قَبلِكُم إِذا ءاتَيتُموهُنَّ أُجورَهُنَّ مُحصِنينَ غَيرَ مُسـٰفِحينَ وَلا مُتَّخِذى أَخدانٍ ... سورة المائدة 5

ایک شرط تو اس آیت کے پہلے لفظ میں ''المحصنات'' ہے کہ اہل کتاب کی محصنات تمہارے لئے حلال ہیں یعنی پاک دامن عورتیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ یہودی اور عیسائی عورتیں جو بدکردار ہوں یا فاحشہ اور آوارہ ہوں ان سے نکاح جائز نہیں۔ دوسری شرط خود اس مرد کے بارے میں ہے جو کتابیہ عورت سے نکاح کررہا ہے کہ ولا متخذی اخدان کہ مرد نہ تو زناکار ہوں اور نہ ایسی عورتوں سے خفیہ تعلقات رکھنے والے ہوں یعنی نکاح سے قبل اعلانیہ یا خفیہ ایسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق نہ ہو۔ کیونکہ اس سے بدکاری کے جواز کا دروازہ کھلے گا اور اس فحش و منکر سے نفرت ختم ہوجاتی ہے۔ لہٰذا اس شرط کی پابندی ضروری ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ مرد اپنے دین اور عقیدے پر پختگی کے ساتھ قائم ہو۔ اگر صورت حال یہ ہے کہ اسے خود اپنے دین کے مبادی کا بھی علم نہیں اور یہ خطرہ ہے کہ عیسائی عورت اسے اپنے مذہب میں لے جائے گی یا اسے اسلام سے اور دور کردے گی اور بعد میں اولاد پر بھی مرد سے زیادہ اس عورت کا اثر ہوگا تو ایسے مرد کے لئے بھی جائز کہ وہ کتابیہ سے شادی کرے۔

چوتھی شرط یہ بھی ہے کہ یہ عورت عیسائیوں اور یہودیوں کے معروف عقائد پر کاربند ہو۔ اگر کوئی عورت عیسائی تو کہلاتی ہے لیکن خدا کا انکار کرتی ہے کسی رسول اور کسی الہامی کتاب پر ایمان نہیں رکھتی تو ایسی عورت سے نکاح جائز نہ ہوگا۔

اسی طرح بعض علماء نے ایسے حالات میں بھی کتابیہ سے نکاح جائز نہیں کیا جب مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان سخت عداوت کی فضا ہو یا حالت جنگ میں ہوں کیونکہ ایسے حالات میں یہ خطرہ ہے کہ ان عورتوں کے ذریعے مسلمانوں کے راز دشمنوں تک پہنچ جائیں اور یہ عورتیں مسلمانوں کو شکست دینے کے لئے دشمنان اسلام کے آلہ کار کا کردار ادا کریں۔ اسی لئے اکثر ائمہ نے عمومی حالات میں کراہت کے ساتھ جواز کا فتویٰ دیا ہے۔

مصر کے مرحوم مفتی شیخ محمد شلتوت نے یہاں ایک بڑی اہم بات کہی ہے :

''اذا ضعف الرجال وجب المنع''

''اذا كان الله قد حرم على المسلمة ان تتزوج بالكتابي صونا عن التاثر بسلطان زوجها و قوامته عليها فان السلام برى ان المسلم اذ شذ عن مركزا لطبيعي فى الاسرة بحكم ضعفه القومي والقي بمقاليد امره بين يدى زوجة غير المسلمة وجب منعة من التزوج بالكتابية ويوجب في الوقت نفسه على الحكومة التي تدين بالاسلام و مبادته بالذوجه بو تفار على قويتها و شعار ها في ابنا ها ان تضع لهولاء الزين ينسلخون عن مركز هم الطبيعي في الاسرة حدا يردعهم عن غيهم''

وہ اس عنوان کے تحت ''جب مرد کمزور ہوں تو مکمل ممانعت ہے'' لکھتے ہیں :

''اللہ تعالیٰ نے جب مسلمان عورت کے لئے اہل کتاب مرد سے نکاح حرام قرار دیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر مسلم خاوند اس پر غالب ہوگا اور اس کا اس پر حکم چلے گا تو اس لئے اسلام میں جو مرد اسلامی خاندانی مرکز سے دور ہوگیا کیوں کہ اس کا قومی و ملی جذبہ ماند پڑگیا ہے اور اس نے اپنے معاملات ایک غیر مسلم عورت کے سپرد کردیئے ہیں تو اس کے لئے کتابی

عورت سے نکاح مکمل طور پر منع ہے۔ ایسے حالات میں ایسی حکومت جواپنے بیٹوں کے سلسلے میں اپنی قومیت اوراپنے شعائر کے ازدواجی اسولوں کی پابندی کرنے والی ہے' اس پر فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کے لئے غیر مسلموں سے شادی کی کوئی حد مقرر کرے جواسلامی طبیعی خاندانی مرکز سے نکلنا چاہتے ہیں''

بہر حال بنیادی طور پر اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز ہے لیکن اسن شرائط کی پابندی ضروری ہے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے کیونکہ اسلام تو مسلمان عورتوں سے رفیقہ حیات کے انتخاب میں سخت ہدایات دیتا ہے کہ نیک صالح اور باکردار عورتوں سے نکاح کرو تو ظاہر ہے کہ اہل کتاب جو غیر مسلم ہیں ان کی عورتوں سے نکاح کی کھلی چھٹی کیسے دے سکتا ہے۔ اس لئے صحیح بات یہی ہے کہ اذا اضعف الرجال وجب المنع کہ جب مرد کمزور ہو جائیں۔ (عقیدے و دین میں) تو پابندی ضروری ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص398

محدث فتویٰ